روزنامہ
بے زبانوں کی زبان
صدائے حسینی
حیدرآباد
Sada-E-Hussaini
Saturday 23-11-2024
epaper.sadaehussaini.in



اپنا اخبار اپنی بات
APNA AKHBAR APNI BAAT
sadaehussaini.com / sadaehussaini.in /
sadaehussaini@gmail.com
Mobile : 9490618051 Whatsup : 9346938539

SUPPORT US
Scan to pay with any UPI app
Be A Part Of
Sada-E-Hussaini
9246500619


**آیت کریمہ:** بیشک قارون موسی کی قوم میں سے تھا مگر اس نے قوم پر ظلم کیا اور ہم نے بھی اسے اتنے خزانے دے دیئے تھے کہ ایک طاقت ور جماعت سے بھی اس کی کنجیاں نہیں اٹھ سکتی تھیں (جاری....) (سورہ القصص۔آیت 76)

**حدیث شریف:** علم حاصل کرو اگر چہ تمہارے روبرو جلا دینے والی آگ ہو یا ایسا سمندر جو تمہیں غرق کر دینے والا ہو۔

**حضرت علیؑ نے فرمایا:** ایک شخص نے آپؑ کی بہت زیادہ تعریف کی حالانکہ وہ آپؑ سے عقیدت وارادت نہ رکھتا تھا تو آپؑ نے فرمایا: جو تمہاری زبان پر ہے میں اُس سے کم ہوں اور جو تمہارے دل میں ہے اُس سے زیادہ ہوں

## سورہ فاتحہ
### برائے ایصال ثواب

سید احمد حسین جعفری صاحب مرحوم
ابن سید کلب حسین جعفری صاحب مرحوم
ومحترمہ کنیز عباس صاحب مرحومہ
بنت میر فیاض علی صاحب مرحوم
کی روح کو شاد فرمائیں۔

## درس تبین فرقان وتفسیر قرآن

حجۃ السلام مولانا سید تقی رضا عابدی ہر صبح 6.30 غیر از روز جمعہ بمقام دفتر مجلس علماء ہند' نور خاں بازار میں درس تبین فرقان وتفسیر قرآن کا درس دینگے۔

# قم المقدسہ میں شہید صفی الدین کے عنوان سے کتاب کی رسم اجرا

قم۔22/نومبر (حوزہ نیوز ایجنسی/ صدائے حسینی) قم المقدسہ کے مجتمع آموزش عالی فقہ (مدرسہ حجتیہ) میں آج ایک منفرد کتاب 'شہید صفی الدین' کی رسمِ اجرا کی تقریب منعقد ہوئی۔ اس کتاب کو مولانا سید شمع محمد رضوی نے تحریر کیا ہے، جو انقلابی شاعری اور حماسائی مضامین پر مبنی ایک شعری مجموعہ ہے۔ شہید صفی الدین کے متعلق محققین کا کہنا ہے کہ وہ آزادی کے جذبے سے سرشار ایک عظیم عالم تھے، جن کی حماسائی تقریریں اور علمی گہرائی نہ صرف ان کے انقلابی خیالات کی عکاس تھیں بلکہ کئی انقلابی رہنماں نے ان کی گفتگو سے رہنمائی حاصل کی۔ کتاب کے مصنف مولانا سید شمع محمد رضوی نے اس موقع پر بتایا کہ: "یہ کتاب انقلابی شاعری کے اعلی معیار اور فنی مہارت کو پیش کرتی ہے۔ اس میں آسان گوئی کے بجائے علمی اور فنی انداز پر زور دیا گیا ہے تا کہ شعری تخلیقات ایک بلند فکری سطح پر سماجی اور انقلابی اثرات مرتب کریں۔" انہوں نے مزید کہا کہ: "انقلابی شاعری میں ایک خاص قسم کا جوش و جذبہ ہوتا ہے جو قوموں کو بیدار کرتا ہے۔ یہ کتاب ایسے ہی انقلابی جذبات کی ترجمان ہے اور سماجی شعری کلچر کو فروغ دینے کیلئے ایک بہترین کوشش ہے۔" شہید صفی الدین، جو رہبر مقاومت سید حسن نصر اللہ کے قریبی ساتھیوں میں شامل تھے، اپنی جرات اور قربانی کے ذریعے ایک مکتبِ فکر کی بنیاد قائم کر گئے جو دنیا بھر کے مظلوموں کے حقوق کی حمایت اور استکبار کے خلاف جہاد کا درس دیتا ہے۔ ان کی شخصیت امام حسینؑ کی سیرت کا عملی مظہر تھی، اور انہوں نے لبنان کی سرزمین کو ظلم کے خاتمے کے لیے ایک مرکز میں تبدیل کیا۔ مولانا شمع محمد رضوی نے شہید صفی الدین کی زندگی اور خدمات کو شاعری کے ذریعے خراجِ عقیدت پیش کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ: "لبنان میں قیامت خیز خبروں کے درمیان، صرف دس دن میں، 400 سے زائد اشعار تخلیق کیے گئے، جنہیں عاشقانِ ولایت کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ یہ اشعار شہید صفی الدین کی قربانیوں اور انقلابی فکر کی عکاسی کرتے ہیں اور ان کی یاد کو ہمیشہ زندہ رکھیں گے۔" تقریب کے دوران مجتمع آموزش عالی فقہ کے ثقافتی امور کے مسئول، جناب محمد صرفی نے سورہ احزاب کی آیت 23 کا حوالہ دیتے ہوئے شہدا کی عظمت اور ان کے مشن کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا: "یہ کتاب انقلابی ادب کے فروغ اور مکتبِ مقاومت کے کلچر کو وضاحت کے ساتھ پیش کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ ثابت ہوگی۔ اس کے ذریعے شہادت، ایثار و قربانی کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے اور اسلامی انقلاب کے نظریات کو فروغ دینے کی کوشش کی گئی ہے۔"

## آہ پاراچنار! کٹے سر حسینؑ والوں کے نعرہ تکبیر کیساتھ

ایک مرتبہ پھر حرام کے پیسوں پر پلنے والوں اور CIA اور Mi6 کے منصوبوں کے مطابق جعلی ونقلی اسلام کی تعلیمات کے مطابق پروان چڑھنے والے ذہنی وفکری غلاموں کے ہاتھوں سو کے قریب حسین والوں کا لہو خدا کے گھر کے سامنے بہایا گیا۔ افسوس امن کے نام نہاد رکھوالے تماشا دیکھتے رہے۔ کتنی مظلومیت ہے پاراچنار کے ان علی والوں کی۔ پولیس کی نگرانی میں بھی محفوظ نہیں۔ اور کتنی چھوٹ ہے دہشت گردوں کو کہ خدا کے گھر کو ظلم کا مورچہ بناتے ہیں اور پولیس کی موجودگی میں اپنے وحشی پن اور درندگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ملت تشیع پاکستان اور پاراچنار کے مظلوموں اور شہیدوں کے خاندان والوں کو تسلیت پیش کرتے ہیں۔

ہمیں نہ وہاں کے حکمرانوں سے امید ہے اور نہ وہاں کے وردی پوشوں سے۔ کیونکہ یہ سب اسی مشرب کا پانی پینے والے ہیں جس سے نام نہاد اسلامی ملک سیراب ہوتے ہیں۔ جن کمینوں کو نہ غزہ کی نسل کشی جھنجھوڑ سکی نہ لبنان کی ویرانی۔۔ البتہ ہمیں گلہ ہے ان اسلامی شخصیات سے جو بیداری کے علمبردار ہیں مگر اس تکفیریت، ناصبیت و وہابیت کے خلاف ابھی بھی شک وتردد میں گرفتار ہیں۔ کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ تکفیریت و وہابیت کے خلاف کھل کر بات کی جائے اور اس برطانوی آغوش میں پلنے والی فکر کو دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا اعلان کیا جائے۔

عجب مذاق ہے اسلام کی تقدیر کے ساتھ
کٹا حسینؑ کا سر نعرہ تکبیر کے ساتھ

پاراچنار سے لیکر کشمیر تک مسلک اہلبیت علیہم السلام کی قیادت، علما ومؤثر شخصیات کے لئے بھی لمحہ فکریہ ہے کہ وہ کب کب تک الگ الگ ساز بجاتے رہیں گے اور کب وہ اپنے اندر مرکزی قیادت کو قائم کریں گے؟ اسلئے کہ اس طرح کی درندگی ہو یا نیندیں اڑا دینے والی ثقافتی یلغار۔ ان کا مقابلہ مرکزیت قائم ہونے کی صورت ہی میں کیا جا سکتا ہے۔ بصورت دیگر یہ سب لوگ اس خون ناحق میں برابر کے شریک ہیں۔

اٹھو وگرنہ حشر نہیں ہوگا پھر کبھی
دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا
اک تم کہ جم گئے ہو جمادات کی طرح
اک وہ کہ گویا تیر کماں سے نکل گیا

ہاں ہاں سنبھالو قوم کو شاید سنبھل ہی جائے گر گر کے ملک ہند کچھ آخر سنبھل گیا۔

## اسلامی مشترکہ بازار کی تشکیل دنیائے اسلام کی اشد ضرورت ہے

حوزہ۔22/نومبر (حوزہ نیوز ایجنسی/ صدائے حسینی) حوزہ علمیہ کے سربراہ آیت اللہ علی رضا اعرافی نے ایران کے شہر قم میں 'جہادی، جہاد مالی، وجوب شرعی سے عوامی شراکت تک' کے موضوع پر منعقدہ ایک علمی اجتماع میں اسلامی ممالک کے درمیان ایک بڑے اقتصادی بلاک کے قیام کی ضرورت پر زور دیا اور کہا: اسلامی مشترکہ بازار کی تشکیل دنیائے اسلام کی اشد ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا: آج ہم ایسی صورتحال میں ہیں جہاں سنگین مسائل اور بڑے چیلنجز کے باوجود مقاومتی نیٹ ورک میں وسعت دیکھنے کو مل رہی ہے۔ حق اور باطل کی وضاحت کے لیے ہر قدم اہم ہے اور اسے مزید وسعت دینی چاہیے۔ حوزہ علمیہ کے سربراہ نے مزید کہا: اگر ہم اپنے زمانے کی ضروریات کو نہ سمجھیں اور مستقبل کے مسائل پر توجہ نہ دیں تو یہ نظام موجودہ ضروریات کا جواب دینے میں ناکام ہو جائے گا۔ ہمیں نہ تو مکمل طور پر قدیم طرز سے دور ہونا چاہیے اور نہ ہی صرف انہی پر اکتفا کرنا چاہیے۔ ان دونوں جہات کے درست امتزاج انتہائی مفید واقع ہوگا۔ اگر چہ یہ امتزاج ایک مشکل کام ہے اور گہرے غور وفکر کا متقاضی ہے۔ آیت اللہ اعرافی نے کہا: گزشتہ ایک سال کے دوران ہم نے جہادی رویوں کی اعلی مثالیں دیکھی ہیں، خاص طور پر مالی جہاد کے میدان میں مسلمانوں خصوصا ہم وطنوں کی شرکت کے لحاظ سے۔ تاہم، اسلامی حکومتوں کی کمزوری اور نااہلی کی وجہ سے ہم اسلامی مشترکہ اقتصادی بازار تک پہنچنے میں ناکام رہے ہیں۔ ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ امت مسلمہ ایک فعال اقتصادی بلاک اور بازار کی طرف پیش قدمی کرے۔

## حکومت آل خلیفہ نماز جمعہ پر پابندی ختم کرے: بحرینی علماء

بحرین۔22/نومبر (حوزہ نیوز ایجنسی/ صدائے حسینی) بحرین کے 300 سے زائد ممتاز علما نے مسجد امام صادق علیہ السلام (الدراز) میں نماز جمعہ کی ممانعت کی شدید مذمت کی اور اسے مذہبی آزادی کے خلاف قرار دیا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ کسی بھی حالت میں قانونی ضوابط کے تحت نماز جمعہ کی ادائیگی کو روکا یا محدود نہیں کیا جا سکتا۔ یہ اقدام مذہبی آزادی کی صریح خلاف ورزی ہے اور عقائد و مذہبی شعائر کی آزادی سے متصادم ہے۔ علما نے تاکید کی کہ وہ اس مسئلے پر بحرین کے سینئر علما کے ساتھ کھڑے ہیں اور مسجد امام صادق علیہ السلام میں نماز جمعہ اور خطبوں پر پابندی کے خاتمے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مومنین کو نماز میں شرکت سے روکنا ناقابل قبول ہے۔ علما نے بیان کیا: "نماز جمعہ اسلامی شعائر میں سے ایک اہم عبادت ہے جو مسلمانوں کو فکری، عقیدتی، روحانی، اور سماجی تربیت دیتی ہے۔ یہ اتحاد و یکجہتی کو مضبوط کرتی ہے اور سماجی مسائل کے حل میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔" بیان میں مزید کہا گیا: "نماز جمعہ کا انعقاد مومنین کے درمیان بھائی چارے کو فروغ دیتا ہے، سماجی ہم آہنگی کو تقویت دیتا ہے اور امت کے بنیادی مسائل کے بارے میں شعور پیدا کرتا ہے۔ یہ مسلمانوں کو عملی رہنمائی فراہم کرنے کے لیے ایک بنیادی پلیٹ فارم ہے۔" بحرینی علما نے زور دیا کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق نماز جمعہ کا اہتمام کرنا اور مومنین کو اس میں شریک ہونے کی دعوت دینا شرعی فریضہ ہے۔ انہوں نے ان لوگوں کی مذمت کی جو نماز جمعہ میں شرکت سے گریز کرتے ہیں۔

## امریکہ کا ویٹو، یعنی مزید نسل کشی کو بڑھاوا دینا

ہمدان۔22/نومبر (حوزہ نیوز ایجنسی/ صدائے حسینی) حجۃ الاسلام والمسلمین حبیب اللہ شعبانی نے آج ہمدان کی نماز جمعہ کے خطبوں میں، خود کو اور نمازیوں کو تقوائے الٰہی اختیار کرنے کی دعوت دی۔ امام جمعہ ہمدان نے غزہ میں جنگ بندی کی قرارداد کو امریکہ کی جانب سے ویٹو کیے جانے پر تنقید کرتے ہوئے کہا: غزہ میں جنگ بندی کی قرارداد، جسے تمام ارکان کی منظوری حاصل تھی، امریکہ نے ویٹو کر دی اور عملی طور پر جنگ بندی کی اجازت نہیں دی۔ انہوں نے کہا کہ اس ویٹو کا مطلب، صہیونی حکومت کے جرائم کی حمایت کے ساتھ ساتھ، غزہ میں نسل کشی کا باضابطہ دفاع ہے۔ انہوں نے مزید کہا: ایسی صورتحال میں جب ہزاروں افراد شہید ہو چکے ہیں اور لاکھوں لوگ غزہ میں بے گھر ہو گئے ہیں، بین الاقوامی تنظیموں کو اقدام کرنا چاہیے۔ یہ ویٹو نسل کشی کے مزید حکم کے مترادف ہے۔ نمائندہ ولی فقیہ برائے صوبہ ہمدان نے اسلامی جمہوریہ ایران کی جانب سے جوہری توانائی کے تمام معاہدوں کی پابندی پر زور دیتے ہوئے کہا: "اس حقیقت کے باوجود کہ اسلامی جمہوریہ ایران نے اپنے تمام وعدے پورے کیے ہیں، آئی اے ای اے کے ڈائریکٹر جنرل نے ایران کی سرگرمیوں کی تصدیق کی ہے، اور حکومت نے رسمی طور پر تعاون کے لیے اپنی آمادگی کا اعلان کیا ہے، لیکن پھر بھی آئی اے ای اے کے بورڈ آف گورنرز نے ایران کے خلاف قرارداد جاری کی ہے۔" انہوں نے اس بات کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ قرارداد ملک کی جوہری سرگرمیوں پر کوئی اثر نہیں ڈالے گی، مزید کہا: "ہمیں وزارت خارجہ اور ایٹمی توانائی تنظیم کے اس مقف کی تعریف کرنی چاہیے، جو جوہری صنعت کی ترقی کے حق میں ہے، کیونکہ اس کے مقابلے میں ایک فریق ہے جو حقیقت کو نظرانداز کر کے یہ اقدامات کر رہا ہے۔" حجۃ الاسلام والمسلمین شعبانی نے لاہے کی فوجداری عدالت کے اس فیصلے کو، جس میں نتن یاہو کی گرفتاری کا حکم دیا گیا اور یورپی ممالک نے اس کی حمایت کی، تاریخ میں بے مثال قرار دیا اور کہا: "یہ حمایت اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ صہیونی حکومت تنہائی اور بدنامی کا شکار ہو چکی ہے اور یہ ایک عالمی حقیقت بن چکی ہے۔"

## پاراچنار پاکستان میں شیعہ مسلمانوں پر دہشت گردانہ حملہ ملی المیہ ہے

بڈگام۔22/نومبر (حوزہ نیوز ایجنسی/ صدائے حسینی) حجۃ الاسلام والمسلمین سید حسن موسوی الصفوی نے مرکزی جامع مسجد بڈگام میں نمازِ جمعہ کے خطبوں میں پاراچنار پاکستان میں شیعہ مسلمانوں پر بدترین دہشتگردانہ حملوں کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے سانحے شہید ہونے والے افراد کو خراجِ عقیدت اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کی دعا کی ہے۔ آقا حسن موسوی الصفوی نے کہا کہ قیامِ پاکستان سے لیکر آج تک پاکستان کے شیعہ مذہب نے ہر قسم کے حالات میں حب الوطنی اور امن پسندی کی ایک مثال قائم کر رکھی ہے۔ حکومتی عدم توجہی اور مسلکی انتہا پسندی کی بدترین مار جھیلنے کے باوجود شیعیانِ پاکستان نے اپنی حب الوطنی پر کوئی حرف آنے نہیں دیا۔ اس مسلمہ حقیقت کے باوجود حکومت پاکستان وہاں کی شیعہ قوم کو کوئی تحفظ فراہم نہ کر سکی۔ انہوں نے مزید کہا کہ شیعیانِ پاکستان کی یہ حالت زار قائداعظم محمد علی جناح کے تصورِ پاکستان کے سراسر منافی ہے۔ آقا حسن نے کہا کہ پاکستان کے کئی علاقوں میں دہشتگرد تنظیمیں شیعہ مسلمانوں کو اپنے گھروں اور علاقوں سے بے دخل ہونے کیلئے واضح دھمکیاں دے رہی ہیں اور حکومت پاکستان اس حب الوطن قوم کے تحفظ کیلئے کسی مؤثر حکمت عملی اپنانے سے قاصر نظر آرہی ہے۔ انجمنِ شرعی شیعیانِ جموں وکشمیر کے صدر آقا سید حسن موسوی نے کہا کہ اس واقعے سے یہ حقیقت آشکار ہوگئی ہے کہ دہشت گردوں کے خلاف منظّم اور جرت مندانہ کاروائی کی ضرورت ہے۔

## مرجع تقلید السید السیستانی نے پاراچنار میں دہشت گردانہ حملے کی مذمت کی

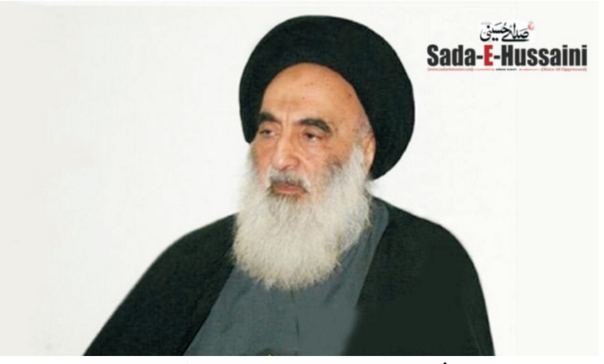


مرجع تقلید السید السیستانی نے پاکستان میں پاراچنار میں مسافروں کو نشانہ بنانے والے دہشت گردانہ حملے کی مذمت کرتے ہوئے شہدا سے اظہار تعزیت کیا اور پاکستانی حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ بے گناہ لوگوں کو انتہا پسند گروہوں کے جرائم سے بچانے کے لیے سخت اقدامات کرے۔

## پارہ چنار میں دہشتگر حملہ
## مولانا سید تقی رضا عابدی کا مذمتی بیان

حیدرآباد۔ 22 نومبر (سفیر نیوز) مولانا سید تقی رضا عابدی صدر ساوتھ انڈیا شیعہ علما کونسل ورکن حج کمیٹی ریاست تلنگانہ، نے اپنے مزہمتی بیان میں کہا کہ پاکستان کے شہر پارہ چنار میں تکفیری ذہن رکھنے والے دہشت گردوں کے حملہ میں 100 سے زیادہ معصوم مومنین جس میں خواتین اور معصوم بچے بھی شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں اس طرح کی حرکت جبکہ پاکستان اپنے آپ کو ایک اسلامی ملک کہتا ہے جبکہ اسلام اس طرح کی معصوم مومنین کو بے گناہ شہید کرنے کی اجازت نہیں دیتا، مولانا نے اپنے احتجاجی بیان میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ ان دہشت گردوں کے خلاف سخت کاروائی کریں اور انکو اپنے کیف کردار تک پہنچانے۔ انہوں نے افسوس سے کہا کہ شہیدوں کے لاشوں پر پتھر برسائے گئے اور معصوم بچوں کے موں میں گولیاں ماری گئی انہوں نے کہا کہ اس طرح کی حرکت پر خاموش نہیں رہینگے۔

## امریکہ کا غزہ میں نسل کشی جاری رکھنے کا اعلان

تحریر: ڈاکٹر صابر ابومریم

غزہ میں جاری نسل کشی کو روکنے کے لئے دنیا بھر میں اضطراب پایا جاتا ہے۔ دنیا بھر کے انسانوں کی زبان پر ایک ہی بات دہرائی جا رہی ہے کہ غزہ میں نسل کشی کا ذمہ دار امریکہ یعنی امریکی حکومت ہے۔ یہ بات اس لئے دہرائی جا رہی ہے کیونکہ امریکی حکومت غاصب صیہونی حکومت اسرائیل کے لئے اربوں ڈالر کا اسلحہ اور ملٹری مدد فراہم کرنے میں پیش پیش ہے۔ امریکی حکومت کے عہدیدار اور سینیٹرز سوشل میڈیا کے پلیٹ فارمز پر کھلم کھلا لکھتے ہیں کہ وہ اسرائیل کے ساتھ ہیں اور غزہ میں جاری نسل کشی کی بندش سے ان کو کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ مورخہ 20 نومبر کو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں ایک قرارداد پیش کی گئی ہے، جس میں غزہ میں فی الفور جنگ بندی کی بات کی گئی تھی، تاہم سلامتی کونسل کے پندرہ اراکین میں سے 14 اراکین نے قرارداد کے حق میں ووٹ دیا اور عالمی برادری کو پابند بنانے کی کوشش کی کہ غزہ میں جاری نسل کشی کو بند کروایا جائے اور جنگ بندی کی جائے۔

پندرہ میں سے صرف ایک رکن امریکی حکومت نے اس قرارداد کے خلاف ووٹ دیا، یعنی اس کو ویٹو کر دیا، جس کے باعث یہ قرارداد بھی پہلی والی قراردادوں کی طرح ردی کی ٹوکری میں چلی گئی ہے۔

# بچوں کا عالمی دن اور غزہ کے بچے

تحریر: اتوسا دیناریان

19 نومبر کے دن بچوں کا عالمی دن ایسے عالم میں منایا گیا کہ صیہونی حکومت کے ہاتھوں غزہ اور لبنان میں بچوں کے قتل عام کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ ایک ایسا مسئلہ جس نے اقوام متحدہ کے بچوں کے ادارے یونیسیف کی تشویش کو حد درجہ بڑھا دیا ہے۔ یونیسیف کے ترجمان جیمز ایلڈر نے دنیا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ غزہ اور لبنان میں بچوں کا قتل عام معمول کا واقعہ بن چکا ہے اور یہ معمول انتہائی خطرناک ہے۔ جیمز ایلڈر نے اعلان کیا ہے کہ پچھلے دو مہینوں میں لبنان میں 200 سے زیادہ بچے ہلاک اور 1100 سے زائد زخمی ہوئے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ بچوں کا قتل عام ایک معمول کی کارروائی میں تبدیل ہو چکا ہے اور اس بے حسی کے نتیجے میں انتہائی تشویشناک واقعات پر سکوت طاری ہے، جسے نارملائزیشن کہا جانے لگا ہے۔

غزہ جنگ کے آغاز سے اب تک 15 ہزار سے زائد فلسطینی بچے شہید اور ہزاروں زخمی ہو چکے ہیں۔ غزہ کے مختلف علاقوں میں کئی بچے بھوک کی وجہ سے بھی موت کے خطرے سے دوچار ہیں۔ شائع شدہ اعداد و شمار کے مطابق تقریبا 4000 فلسطینی بچے بھوک کی وجہ سے موت کے منہ میں جا چکے ہیں اور لاتعداد بھوک، بیماری، نقل مکانی اور بنیادی ضروریات کی کمی کی وجہ سے خطرے میں ہیں۔ اقوام متحدہ کا کہنا ہے کہ اسرائیل کے حملوں نے ایک سال میں غزہ کو "بچوں کے قبرستان" میں تبدیل کر دیا ہے۔ دوسری طرف ایسا لگتا ہے کہ غزہ کے بچوں کی ہلاکتیں اب رائے عامہ کو متاثر نہیں کر رہی ہیں، اور میڈیا میں ان بچوں کی تصاویر کی بار بار اشاعت بھی معمول کا واقعہ بن گئی ہے۔

بچوں کے حقوق سے متعلق کنونشن، جس پر اسرائیل نے بھی دستخط کیے ہیں، انہوں نے سرکاری اور واضح طور پر بچوں کے جینے کے موروثی حق پر زور دیا ہے۔ اس بیان میں فلسطینی بچوں کے قتل عام اور ان پر تشدد کو روکنے اور بچوں کے لیے بنیادی زندگی کی سہولیات تک رسائی پر زور دیا گیا ہے۔ تاہم نہ صرف یہ کہ غزہ کی جنگ میں اس کنونشن کی شقوں پر عمل درآمد کا مشاہدہ نہیں کیا گیا بلکہ غاصب اسرائیلی حکومت کے جرائم پر عالمی برادری اور انسانی حقوق کے اداروں کی خاموشی نے صیہونی حکومت کو مزید جری کر دیا ہے اور یہ خاموشی فلسطینی خواتین اور بچوں کے قتل عام کے تسلسل کا سبب بنی ہوئی ہے۔

ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے بچوں کے عالمی دن کی مناسبت سے X سوشل نیٹ ورک پر لکھا ہے کہ 19 نومبر، بچوں کا عالمی دن، تمام بچوں کے امن اور سکون سے رہنے کے حق کی یاد دہانی کراتا ہے۔ تمام بین الاقوامی قوانین کے باوجود، غزہ اور لبنان کے بچے نہ صرف غزہ کی جنگ میں مر رہے ہیں، بلکہ جو زندہ ہیں، وہ نہ صرف جنگ کی دہشت کا شکار ہیں بلکہ گھر، مناسب پناہ گاہ، ادویات اور صحت کی ابتدائی سہولیات سے محروم ہیں۔ مختلف ذرائع ابلاغ میں بچوں کی کسمپرسی اور غزہ کے ہزاروں بچوں کے حالات زندگی کی عکاسی بہت سی حکومتوں کو ان بچوں پر ہونے والے ظلم و جبر کے خلاف متحرک نہیں کر سکی۔ یہی وجہ ہے کہ بچوں کی قاتل اس حکومت کو اب بھی مغربی ممالک کی حمایت حاصل ہے۔

ایک فلسطینی صحافی انس الشریف نے غزہ کے مشرق میں واقع الطافہ میں بھوک سے مرنے والے بچوں کی کچھ تصاویر ریکارڈ کی ہیں۔ اسرائیل کی طرف سے بمباری شدہ ایک اسکول کی صورتحال بیان کرتے ہوئے انہوں نے X سوشل نیٹ ورک پر لکھا ہے "جب میں قتل عام کے مقام پر پہنچا تو میرا اظہار خیال رک گیا اور میں بولنے کی طاقت اور قوت کھو بیٹھا۔ جسموں کے بکھرے اعضا اور خون کے جو چھینٹے آج میں نے دیکھے، اس نے مجھے ایسے درد میں مبتلا کر دیا، جس کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ انگریزی اخبار 'گارڈین' بھی اسی تناظر میں لکھتا ہے: "اسے غزہ کے ڈاکٹروں کی طرف سے رپورٹس موصول ہوئی ہیں، جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ صیہونی فوج کے دعووں کے برعکس اس حکومت کے اسنائپرز اور ڈرونز بچوں کو براہ راست نشانہ بنا رہے ہیں۔"

19 نومبر کو بچوں کا عالمی دن پوری دنیا میں منایا گیا ہے جبکہ غزہ اور لبنان کے بچے نہ صرف اس جشن میں شریک نہیں بلکہ ان کی تکالیف کو بھی مغربی میڈیا نے معمول کا امر بنا دیا ہے، جس پر یونیسیف کے حکام کی پریشانی لازمی امر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ معصوم فلسطینی بچوں کے قتل اور تشدد نے انسانیت کے ضمیر پر گہرے زخم لگائے ہیں۔ اب وقت آ گیا ہے کہ عالمی برادری فلسطینی بچوں کے خلاف گھناؤنے جرائم کے مرتکب افراد کے خلاف اٹھ کھڑی ہو۔

## غزہ اور لبنان کی حمایت کے حوالے سے عراق کا موقف تبدیل ہونے والا نہیں

عراق۔22/نومبر (ایجنسی) عراقی پارلیمنٹ کے ڈپٹی اسپیکر محسن علی اکبر مندالوی نے اپنے ملک پر صیہونی ٹولے کے ممکنہ فضائی حملے کے خطرے پر ردعمل میں ایک بیان جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں غزہ میں فوری جنگ بندی کی قرارداد کو امریکہ کے ذریعے ویٹو کر دیئے جانے کے بعد اگر صیہونی حکومت علاقے میں اپنی جارحیت کا دائرہ پھیلانے کے لئے کوئی حماقت کرتی ہے تو اس کا ذمہ دار امریکہ ہوگا۔ اکبر مندالوی نے مزید کہا کہ غزہ اور لبنان کی حمایت کے حوالے سے عراق کا موقف تبدیل ہونیوالا نہیں ہے کیوں کہ عراقی عوام ھیھات منا الذلہ کے نعرے کیساتھ پروان چڑھے ہیں اور کسی بھی قیمت پر جرائم پیشہ اور دہشتگرد اسرائیل اسے ڈرا دھمکا کر اس کا موقف تبدیل نہیں کرا سکتا۔

نجف اشرف میں مرجع تقلید آیت اللہ العظمیٰ حافظ شیخ بشیر حسین نجفی سے پاکستان سے آئے زائرین کے وفود نے ملاقات کی۔ ان وفود میں حجۃ الاسلام علامہ سید شہنشاہ حسین نقوی اور ایم پی اے سید اسد عباس بھی شامل تھے۔

## نیتن یاہو کے وارنٹ گرفتاری اسرائیل کے لئے بہت بڑا دھچکا ثابت ہوں گے

تل ابیب۔22/نومبر (ایجنسی) (صیہونی تجزیہ نگار بارک راوید نے نیتن یاہو کے وارنٹ گرفتاری کے اس حکومت لیے برے نتائج کی طرف اشارہ کیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ بین الاقوامی فوجداری عدالت کے نیتن یاہو اور گیلنٹ کو گرفتار کرنے کے فیصلے سے اس حکومت کو بہت نقصان پہنچے گا اور اس کے نتائج تمام اسرائیلیوں کو متاثر کر سکتے ہیں۔ راوید نے اعتراف کیا: یہ احکام بین الاقوامی سطح پر ہماری تنہائی کو بڑھانے کے ساتھ غزہ میں جنگ کو روکنے کے لیے بین الاقوامی دبا میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ اس عالمی مواخذے کے نتائج تمام بین الاقوامی حلقوں میں اسرائیل کے امیج کو نقصان پہنچائیں گے اور یہاں تک کہ دنیا میں اسرائیلی کمپنیوں کی پوزیشن کو بھی متاثر کریں گے اور اسرائیلیوں کو تعلیمی، ثقافتی اور کھیلوں کے میدانوں میں زیادہ سے زیادہ پابندیوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

## غزہ پر صیہونی جارحیت جاری، متعدد فلسطینی شہید

رفح۔22/نومبر (ایجنسی) موصولہ رپورٹ کے مطابق صیہونی حکومت کے لڑاکا طیاروں نے البریج کیمپ اور اسی طرح مشرقی رفح کے الجنینہ علاقے اور جنوبی غزہ کے علاقوں پر بمباری کی جس کے نتیجے میں متعدد فلسطینی شہید اور زخمی ہو گئے صیہونی فوج نے غزہ کے الشجاعیہ علاقے پر بھی بمباری کی جس میں آٹھ فلسطینی شہید ہو گئے۔ صیہونی توپخانے نے مرکزی غزہ کے النصیرات کیمپ اور اسی طرح جنوبی غزہ کے علاقے رفح پر گولہ باری کی ہے۔ دوسری جانب صیہونی حکومت کے ڈرونز نے غزہ کی پٹی کے شمال میں واقع بیت لاہیا میں کمال عدوان اسپتال کے جنریٹرز پر بم گرائے جس سے اسپتال کے طبی عملے کے متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ غزہ کے شہری دفاع کے ترجمان محمود بصل نے اس حوالے سے کہا ہے کہ قابض فوج شمالی غزہ کے علاقے کو اس کے مکینوں سے خالی کرانے اور طبی نظام بالخصوص کمال عدوان اسپتال کو تباہ کرنے کے لیے طبی عملے کو نشانہ بنا رہی ہے۔ واضح رہے کہ جارح صیہونی حکومت نے سات اکتوبر دو ہزار تیئیس سے غزہ کی پٹی کے خلاف تباہ کن جنگ شروع کر رکھی ہے، اس دوران اس پٹی کے بیشتر مکانات اور بنیادی ڈھانچے کو شدید نقصان پہنچا ہے، اور اس علاقے کو بدترین محاصرے اور شدید انسانی بحران کا سامنا ہے۔

## امریکی سینیٹ میں صیہونی حکومت کو اسلحہ دینے کی مخالفت

واشنگٹن۔22/نومبر (ایجنسی) امریکی سینیٹ کے اٹھارہ سینیٹروں نے صیہونی حکومت کو ٹینک کے گولوں کی فروخت روکنے کی قرارداد کی حمایت کی جبکہ اناسی سینٹروں نے اس قرارداد کی مخالفت کی۔ امریکی سینیٹ نے اسی طرح ایک ایسی قرارداد کی مخالفت میں ووٹ ڈالے جس میں اسرائیل کو مارٹر گولوں کی فروخت روکنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ یہ قرارداد بھی اٹھتر مخالفت اور انیس حمایت میں ڈالے جانے ووٹوں سے مسترد ہو گئی۔ یہ دونوں قراردادیں جو قرارداد عدم تائید کے نام سے مشہور ہو گئی تھیں ریاست ورمونٹ کے آزاد سینیٹر برنی سینڈرز اور ڈیموکریٹ پارٹی کے بعض دیگر سینٹروں کے ذریعے پیش کی گئی تھیں۔ سینیٹر برنی سینڈرز نے امریکی سینٹ میں کہا کہ ریاست ہائے متحدہ کو صیہونی حکومت کے ہاتھوں فلسطینیوں کے انسانی حقوق کی خلاف ورزی پر آنکھیں بند نہیں کرنا چاہئے۔